JIHĀT-UL-ISLĀM
Vol: 14, Issue: 01, July – December 2020

OPEN ACCESS
JIHĀT-UL-ISLĀM
pISSN: 1998-4472
eISSN: 2521-425X
www.jihat-ul-islam.com.pk

فتاویٰ ودودیہ کا تعارف، منہج واسلوب کا تحقیقی جائزہ

Introduction to Fatawa Wadoodia, Review of methodology and style

Muhammad Junaid Anwar*
Ph.D. Scholar, Institute of Islamic Studies, University of The Punjab, Lahore.

Khalil Ur Rahman**
Ph.D. Scholar, Dept. of Islamic Studies, Islamia College University, Peshawar.

Abstract

This research paper deals with an important book related to one of the well-known aspect of Islamic jurisprudence which is called "fatawa" its deals those contemporary legal and social issues which does not exist in the classical literature of jurisprudence and Muslim scholar elaborates its legal status in the light of Qur'an and Sunnah and opinions of classical jurists and their principals. I have focused on in this research work on one of the prominent book known as " Fatawa Wadoodia" which was compiled in Swat state under the supervision of the than King of the said state. The purpose of this book was to provide legal Islamic guidance to those judges who were working in the territory of Swat state. The state has hired a very prominent Islamic scholar of that time Molana Muhammad Ibrahim Bouneri for this job who were serving in Ajmer India, the book has divided into two major category of Islamic law, one is related to the ritual practices and the second one has discussed social and judicial issues. This research paper is related to the first volume of the said book, and it also has the method of books as well as a brief history of this precious intellectual efforts of the Swat state.

Keywords: *Fatawa wadoodia, Swat State, Islamic jurisprudence.*

اسلامی تاریخ کے ہر دور میں علماء وفقہاء نے امت مسلمہ کی رہنمائی کافریضہ سرانجام دیا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں سوات کاعلاقہ تاریخی اہمیت کا حامل رہا ہے اور اسے ریاست کا درجہ حاصل رہا ہے۔ اس دور میں والی سوات نے سوات کے رہائشی باشندوں کے روزمرہ مسائل اور دیگر فقہی مسائل کے حل کے لئے اس دور کے تقاضوں کے مطابق فقہی جزئیات پر مشتمل مجموعہ تیار کرنے کاحکم دیا۔ اس حکم

CC BY

کی تعمیل میں یہاں کے کبار علماء نے فتاوی ودودیہ کا مجموعہ مرتب کیاجو سوات کے باشندوں کی رعایت کی وجہ سے مقامی زبان پشتو میں تھا۔ پشتو یا پختوایک ایسی زبان ہے جو افغانستان ، پاکستان اور ہندوستان کے بعض علاقوں میں بولی جاتی ہے یہ زبان چونکہ افغانستان کی سرکاری اور قومی زبان ہے اس لئے اسے بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے ۔ قاضی عبدالحلیم کے مطابق پشتو زبان سات ہزار سال پرانی ہے۔[1]

پشتون قوم کو اہل ایران افغان اور ہندوستان کے لوگ پٹھان کہتے ہیں ۔افغانستان اور پاکستان میں آباد پشتون قوم کی اکثریت مسلمان ہے۔لہٰذا قدرتی طور پر اسلامی تعلیمات کے ساتھ ان کا لگاؤ زیادہ ہے۔ قرآن، حدیث، فقہ اور منطق کے میدانوں میں ان کی خدمات نمایاں ہیں ۔یہ مجموعہ فتاوی علمی اعتبار سے اہمیت کا حامل ہے ۔فتاوی ودودیہ کی پشتو کتاب کا متن دو جلدوں میں ۱۶ کتب (مرکزی عنوانات)اور ۳۲۹ابواب (ذیلی عنوانات) کے تحت ۱۱۷۵ صفحات کی ضخامت پر مشتمل ہے۔اس مقالے میں پہلے مصنف کا تعارف اور اس کے بعد فتاوی ودودیہ کا تصنیفی پس منظر، اہمیت، تعارف اور منہج واسلوب پیش کیا جائے گا۔

مؤلف فتاویٰ ودودیہ مولانا محمد ابراہیمؒ صاحب

مولانا محمد ابراہیمؒ صاحب علاقہ سالارزئی ضلع بونیر کے گاؤں کینگر گلی میں 1914 ء کو مولانا عبدالمجیدؒ المعروف بازار گی باباؒ کے گھر پیدا ہوئے۔آپ چھ سال کی عمر میں اپنے والدین اپنے چچا مولوی عبدالرحیم صاحب کے ساتھ رنگون (برما/میانمار) تحصیل علم کے لئے چلے گئے۔ وہاں پر اپنے چچا کے ساتھ رہتے ہوئے کچھ ابتدائی کُتب ان سے پڑھیں۔اس کے بعد مدرسہ فتح پور میں تعلیم کا سلسلہ جاری رکھااور بالآخر سندِ فراغت مدرسہ امینیہ دہلی سے حاصل کی۔اسی دوران جب اجمیر شریف کے باشندوں نے مدرسہ امینیہ سے ایک جید عالمِ دین کا مطالبہ کیا تو اربابِ مدرسہ کی نظرِ انتخاب مولانا محمد ابراہیم صاحب پر پڑی اور ان کو اجمیر شریف جانے کا حکم دیا ۔ چنانچہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مولانا صاحب اجمیر شریف چلے گئےاور وہاں پر درس وتدریس اور افتاء کے فرائض انجام دینا شروع کیے۔ اور ساتھ ہی اجمیر شریف کی جامع مسجد میں خطابت کی ذمہ داری بھی سرانجام دینے لگے ۔ دوران تدریس انھوں نے ایک کتاب" خیرالکلام فی شھر الصیام "کے نام سے تصنیف کی جس کی اشاعت کا سلسلہ اجمیر شریف سے تاحال جاری ہے۔اسی زمانے میں ریاست سوات کے بانی میاں گل عبدالودود نے تحصیلِ علم کا ارادہ کیاتوان کے بیٹے والی سوات میاں گل عبدالحق جہانزیب صاحب نے ریاست کے نامور اور جید علماء سے دورِ حاضر کے ایک جید اور دینی ودنیوی علوم سے آراستہ عالم کے فیض سے والد محترم کو فیضاب کروانے کا مشورہ لیا تو باتفاق علماء مولانا محمد ابراہیم اس ذمہ داری کے اہل قرار پائے۔چنانچہ والی سوات کی درخواست پر مولانا محمد ابراہیم اپنے والد کی رضامندی سے اجمیر شریف کو الوداع کہہ کر سوات تشریف لائےاور دارالعلوم حقانیہ سیدوشریف(موجودہ گورنمنٹ دارالعلوم اسلامیہ ، سیدوشریف، سوات) میں چند مہینے طلباء کرام کو مختلف کتابیں پڑھانے کے بعد ریاست سوات کے بادشاہ صاحب کی دینی تعلیم کا سلسلہ اس شرط پر منظور فرمایا کہ میں تصنیف کا شوق رکھتاہوں لہٰذا فارغ اوقات میں اپنا تصنیف وتالیف کا کام جاری

رکھوں گا۔میاں گل عبدالودود نے بخوشی نہ صرف اس کارِ خیر کو پسند کیا بلکہ لکھنے کے لئے مواد یعنی کُتب وغیرہ فراہم کرنے کا وعدہ بھی کیا اور مولانا محمد ابراہیم ان کے ساتھ شاہی محل میں شاہی کتب خانہ کے سامنے رہائش پذیر ہوئے۔مولانا صاحب نے میاں گل عبدالودود کی تعلیم کے ساتھ ساتھ تصانیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔انہوں نے ایک کتاب" ریاض الصرف " پہلی دفعہ یہاں لکھی جوکہ دارالعلوم چارباغ کے نصاب میں شامل کی گئی ۔ اس کے بعد مولانا صاحب نے جمعہ کا ایک خطبہ تحریر کیا جو ریاست سوات میں موجود ہر مسجد کے امام کو دیا گیا اور کہہ دیا گیا کہ ہرامام صاحب یہ خطبہ دیا کریں ۔ اور اس کے بعد ریاضی کے اشکال تحریر کیے جو خاص طور پر علمائے افغانستان میں بہت مقبول ہوئے۔اس کے بعد فتاویٰ ودودیہ کی دوجلدیں بھی مکمل کیں۔

1948 ء میں میاں گل عبدالودود نے جب سلطنت سے دستبردار ہونے اور تاج سلطنت کو اپنے بیٹے جہانزیب کے سر پر سجانے کا فیصلہ کیا تو ایک عظیم الشان تقریب منعقد کی جس کے لئے سابق وزیر اعظم خان لیاقت علی خان کو مدعو کیا ۔ اور ساتھ ہی ریاستِ سوات کے اکابرین اور خواص کو بھی بکثرت مدعو کیا گیا ۔ اس عظیم الشان اجتماع میں مولانا محمد ابراہیم صاحب نے موقع کی مناسبت سے ایک جامع اور فصیح خطاب فرمایا جو کہ مولانا صاحب کا آخری خطاب ثابت ہوا کیونکہ اس کے تقریبا چار مہینے بعد مولانا صاحب ٹی بی (تپ دق)کے جان لیوا مرض میں مبتلا ہوئے۔ والی صاحب کے حکم پر سنٹرل ہسپتال سیدو شریف اوراس کے بعد لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں ان کے علاج کا سلسلہ جاری رہا۔ اور وہاں چند مہینے گزرنے کے بعد واپس سنٹرل ہسپتال سیدوشریف لائے گئے لیکن صحت روبہ زوال تھی ۔بالآخر مولانا موصوف سنٹرل ہسپتال میں ہی جمعۃ المبارک کی رات **15** شعبان**1950** ء کو مالک حقیقی سے جاملے۔انَّا لِلّٰہِ وَانَّا الَیْہِ رَاجِعونَ۔ مولانا محمد ابراہیم صاحبؒ کی دوبیویاں تھیں لیکن صاحب اولاد نہ تھے۔ ایک بیٹے سے اللہ نے نوازا تھالیکن وہ بھی ان کی زندگی ہی میں وفات پاگیا تھا ۔[2]
ان کے جسد خاکی کو والی سوات نے خود اپنی گاڑی میں آبائی گاوں بازارگی پہنچانے کا انتظام کیا۔

فتاوی ودودیہ کی تالیف کا پس منظر اور اغراض ومقاصد

تقریباہر دور میں ہر حکومت وقت نے ذاتی دلچسپی یا وقت کی ضرورت کے مطابق کسی نہ کسی فن میں تصنیف کی کوشش کی ہے۔چونکہ سوات ایک قبائلی علاقہ تھا۔اس میں اگرچہ علماء کرام اور طلباء کے درمیان درس وتدریس کا سلسلہ جاری تھا۔ سینکڑوں طلباء ریاست کے علاوہ افغانستان،ایران،بلوچستان اور دوسرے قریبی ممالک میں نامور اساتذہ کرام سے فقہ،حدیث کے علاوہ علم منطق، ریاضی،جعرافیہ، فلکیات، حساب،جیومیٹری، صرف ونحو،الغرض ہر قسم کے علوم حاصل کرتے تھے۔ عوام کی حالت یہ تھی کہ نہ ان کو ان علوم سے واسطہ تھااور نہ علماء ان کی طرف توجہ دیتے تھے۔ان حالات میں والی سوات کی دلی خواہش کے طور پر یہ بات سامنے آئی کہ سوات کے عوام کو دینی اور عصری علوم سے روشناس کرایا جائے۔ عصری علوم کا انتظام تو پہلے سے ہی ریاست میں موجود تھاتا ہم دینی علوم سے مناسبت پیدا کرنے کے لئے والی سوات کے ذہن میں ایک ایسی کتاب کا خیال پیدا ہوا کہ ایسی کتاب ہونی چاہیئے کہ جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ریاست میں خواندہ حضرات یکساں طریقے سے بغیر کسی اختلاف اور تفرقہ کے دینی مسائل سمجھ سکیں کیونکہ بادشاہ

صاحب کاایک اہم کارنامہ تمام ریاست کو مذہبی فرقہ بندی اور اختلافات سے صاف رکھنا تھا۔اور دوسری طرف عصری تعلیم بھی روبہ عروج تھی اس کا بھی اندیشہ تھا کہ کہیں عصری تعلیم مذہبی تعلیم پر غالب نہ آجائے۔[3]

نیز ریاست کو چلانے کے لئے باقاعدہ ایک آئین (دستور) کی ضرورت بھی تھی تاکہ فروعی مسائل اور قضاء کے معاملات وغیرہ میں آسانی ہو ان وجوہات کی بناپر بادشاہ صاحب نے فارسی،اردو،اور عربی زبان میں ایک جامع کتاب کی تلاش شروع کی۔مگر ان کی خواہش کے مطابق کوئی کتاب نہ مل سکی۔کیونکہ وہ اسی کتاب کی تلاش میں تھے جس میں احناف کے مفتٰی بہ اقوال اور اصح مسائل سارے کے سارے علی الترتیب ایک فصل وعنوان کے ذیل میں مذکور ہوں۔قاری کو کتاب کے متفرق مقامات کے مطالعہ کی ضرورت نہ ہو۔ہر خواندہ بوقت ضرورت ہر قسم کے مسائل بہ آسانی معلوم کر سکتا ہو۔بعض ایسے باریک اور پوشیدہ مسائل بھی درج ہوں جن کو علماء کرام علی الاعلان منبر ومحراب پر بیان نہ کر سکتے ہوں اور اساتذہ کرام بھی ان کی وضاحت طلباء کے سامنے مناسب نہ سمجھتے ہوں اور عوام ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں علماء سے حیاء کرتے ہوں اور فقہ کی کتابوں میں متعلقہ عنوان/باب وفصل کے ذیل میں بیان نہ ہوئے ہوں کسی اور جگہ جملہ معترضہ یااور باب کے ضمن میں مذکور ہوں اور عوام کو ان کا حصول دشوار بلکہ ناممکن ہو۔ان صفات کی حامل کتاب کی تصنیف کے لئے ریاست کے علماء کو جمع کیا اور اس امر کے بارے میں مشورہ کیا کہ مذکورہ صفات کی حامل کتاب ہونی چاہئے۔اس مقصد کے لئے ریاست کے نامور علماء کرام اور قضاۃ حضرات نے اتفاقِ رائے سے مولانا محمد ابراہیم صاحب کا انتخاب فرمایا جو کہ بادشاہ صاحب کے استاد اور اجمیر شریف ہندوستان کے سابق مفتی اور مدرس تھے اور ہر قسم کے علوم میں ماہر تھے اور خصوصا علم فقہ میں بہت اعلیٰ دسترس رکھتے تھے۔مولانا موصوف نے اس فتاوی کی تالیف میں شاہی کتب خانہ سے بھی استفادہ کیا اور بوقت ضرورت بادشاہ صاحب بیرونی ممالک سے بھی ان کے لئے کتب منگواتے رہے۔[4]

اس کتاب کو مرتب کرنے کے لئے مختلف علاقوں کی پشتو زبانوں میں سے بابوزئی کی پشتو کا انتخاب کیا گیا جو انتہائی آسان زبان تھی۔اولا اس کتاب کی جلد ثانی اکتوبر 1949 میں منظر عام پر آئی جو قضاء اور معاملات پر مشتمل تھی[5] جب اس جلد کو مختلف علاقوں کے علماء کے سامنے پیش کیا گیا تو اس عظیم خدمت پر علماء کرام نے والی سوات کا شکریہ ادا کیا۔یہ حصہ ریاست/سٹیٹ کے لئے ائین ودستور کے مانند رہا۔اس کے بعد والی سوات نے مولانا محمد ابراہیم سے عبادات کے بارے میں جلد اول لکھنے کی درخواست کی جسے مولانا صاحب نے قبول کیا۔مولانا موصوف نے جلد اول کو انتہائی محتاط انداز میں احناف کے مفتٰی بہ اور اصح اقوال کی روشنی میں تحریر کرنے کا آغاز کیا اور اس کی تکمیل بیماری کی حالت میں سنٹرل ہسپتال میں دورانِ علاج ہوئی۔اس طرح اس کتاب کی دونوں جلدیں مکمل ہو گئیں۔

فتاویٰ ودودیہ کی دوسری جلد پہلے اور پہلی جلد بعد میں تالیف کرنے کا سبب یہ تھا کہ اس کتاب کی تالیف کروانے میں دو باتیں والی سوات کے پیش نظر تھیں۔پہلی بات یہ کہ فروعی مسائل اور قضا کے معاملات میں قاضیوں کی مشکلات کو آسان بنانا اور لوگوں کو حقوق العباد کی ادائیگی پر آمادہ کرنا۔اور دوسری بات لوگوں کو حقوق اللہ اور عبادات کی ادائیگی پر ابھارنا تھا چونکہ جلد ثانی کا تعلق معاملات (عدلیہ) اور حقوق العباد سے اور جلد اول کا تعلق عبادات اور حقوق اللہ سے تھا اور ہمارے دین میں چونکہ حقوق العباد اور معاملات کی درستی اور ادائیگی کو فوقیت اور اولیت حاصل ہے حقوق اللہ اور عبادات پر اس لئے اس فتاوی کی تالیف عام اسلوب سے ہٹ کر اس طرح

ہوئی کہ اس کی دوسری جلد پہلے اور پہلی جلد بعد میں تحریر کی گئی۔ نیز عدلیہ کے نظام کو چلانے کیلئے راہنما قوانین کی ضرورت عبادات سے متعلق راہنما مسائل سے زیادہ تھی کیونکہ عوام روٹین کے مطابق عبادات میں مشغول تھیں مگر عدلیہ کے بارے میں قاضیوں کو بعض مسائل میں مشکلات درپیش تھیں۔ جس کی وجہ سے جلد ثانی پہلے مرتب ہوئی ہے۔[6]

ڈاکٹر سلطان روم صاحب لکھتے ہیں: "لوگوں کو فقہ کی روشنی میں اسلامی احکام وہدایات سے روشناس کرانے کے لئے، اس طرح قاضیوں کا کام آسان بنانے کی خاطر اوران کی مدداور رہنمائی کے لئے فتاویٰ ودودیہ کے نام سے دو جلدوں میں ایک کتاب مرتب کی گئی۔ اس کا نام میاں گل عبدالودود کے نام پر فتاوی ودودیہ رکھا گیا۔"[7]

کتاب کی تالیف مکمل ہو جانے کے بعد والی سوات نے کتاب کی مزید توثیق کے لئے دونوں جلدوں کے نسخے ہندوستان وافغانستان کے نامور علماء اور مدارس کو بھیج دیئے تاکہ وہاں کے علماء کی نظر سے کتاب گزر جائے اوران کی تائید وتوثیق بھی حاصل ہو جائے۔ علماء ہند نے اپنےان ہی فضلاء (مولانا خان بہادر صاحب، مولانا عبدالحلیم صاحب، مولانا عبدالمجید صاحب اور مولانا محمد نذیر صاحب وغیرہ) پر اور مولانا موصوفؒ پر مکمل اعتماد کا مظاہرہ کیااور والی سوات کی اس عظیم خدمت پر بے حد شکریہ ادا کیا۔[8] والی سوات نے اپنے ذاتی خرچ سے فتاویٰ ودودیہ کی مفت تقسیم کا سلسلہ شروع فرمایااور ہزاروں کی تعداد میں ہر خواندہ (مرد، عورت) عوام وخواص میں فتاویٰ ودودیہ کے نسخے تقسیم کیے اور جب تک بقید حیات رہےاس سلسلے کو جاری رکھا۔[9]

کتاب الفرائض یعنی مسائل میراث شامل نہ کرنے کی مختلف وجوہات

اس مجموعہ فتاوی میں کتاب الفرائض یعنی میراث کے مسائل شامل نہیں کئے گئے۔ اس کی مختلف وجوہات بیان کی جاتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

۱: یہ کہ سوات میں تقسیم اراضی چونکہ شیخ ملی باباؒ کے طرز پر تھی، کوئی مستقل صاحب جائیداد نہ تھے تو اس وجہ سے میراث کے مسائل اس علاقہ میں پہلے سے ہی معروف نہیں تھے۔

۲: روشن خیالی کی وجہ سے والی سوات اور ان کے خاندان اور دوسرے مالدار لوگ بیٹی، بہن کی میراث کے مخالف تھے۔

۳: عارضی تقسیم کے وجہ سے کوئی صاحب جائیداد نہ تھا اس وجہ سے میراث کا تصور نہ تھا۔

۴: عموماً بیٹی اور بہن کو اپنی استطاعت کے مطابق کوئی جانور (گائے یا بھینس) دے دیا جاتا تھا اور عرفِ عام میں وہی اس کا حصہ متصور کیا جاتا تھا۔

۵: درحقیقت عورتیں قبل از ریاست دور ہی کی طرح اُس کے دور حکومت میں بھی حق وراثت سے محروم رہیں۔ 1939ء میں عبدالودود نے ایک وصیت نامہ تیار کرکے اس کی تصدیق اس وقت کے صوبائی گورنر جارج کننگھم اور 1949ء میں پاکستان کے مقرر کردہ گورنر سے کرائی جس میں اس نے پوری جائیداد اپنے دو بیٹوں میں تقسیم کر دی۔ جس سے یہ حقیقت بالکل آشکار ہوگئی کہ اپنے ترکہ کے سلسلہ میں بھی شریعت کی پیروی سے اجتناب کیا۔

۶: عورتیں مہر میں ملنے والی زمینوں کو نہ بیچ سکتی تھیں اور نہ ہی انہیں رہن رکھ سکتی تھیں۔ دیر سوات زمینی جھگڑوں کی انکوائری کمیشن کی اضافی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ وراثت کے متنازعہ مقدمات قاضیوں کے پاس بھیجے جاتے تھے اور 1949ء کے بعد سے وہ شریعت کے مطابق ان کا فیصلہ کرتے تھے۔

۷: 1937ء اور 1949ء کے درمیان وراثت کے مقدمات قاضیوں کے پاس بھیجے جاتے تھے لیکن ان کے زیادہ تر فیصلے کچھ لو اور کچھ دو کی بنیاد پر طے کئے جاتے تھے۔

۸: 1949ء سے پہلے وراثت کا رواجی قانون نافذ العمل تھا۔

۹: 1949ء میں اقتدار سنبھالنے کے بعد والی صاحب نے بھی ابتدا میں رواج کی بنیاد پر فیصلے کئے لیکن بعد میں کچھ وراثتی تنازعات میں عورتوں کو شرعی قانون کے مطابق ان کے حصے دیئے۔ جب کہ بعض مقدمات میں صرف ان زمینوں کی فصل استعمال کرنے کی انہیں اجازت دی۔

۱۱: سارے مقدمات میں والی سوات کی واضح اجازت کے بغیر زمین کو خواتین ورثاء کے حوالہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ مختصر یہ کہ اس طرح ان کے دور حکومت میں بھی جہاں تک زمین کی ملکیت اور وراثت کا تعلق ہے تو بالعموم رواجی قانون ہی نافذ العمل رہا۔[10]

عموما بہن بیٹی کے میراث کے مخالفت کے وجہ سے اس کتاب میں کتاب الفرائض شامل نہیں کیا گیا۔ اور بعض خدا ترس لوگ اسی ریاست کے دوران بھی محکمہ حضوری عالیہ قضا سوات اور دارالعلوم سے میراث کے مسائل کے حوالے سے رجوع کرتے تھے۔ مگر وہ ذاتی کیس ہوتا تھا، عام رواج نہیں تھا۔ (ریاست سوات کے پُرانے ریکارڈز اب بھی ڈی سی سوات کے محافظ خانہ بمقام گلکدہ میں تقریبا ۳۰۰ رجسٹروں میں موجود ہیں۔)[11]

تعارف: فتاویٰ ودودیہ

فتاویٰ ودودیہ کے مصنف مولانا ابراہیم بازار گوئیؒ ہیں جو نگران کمیٹی: شیوخ دارالعلوم اسلامیہ ریاست سوات و قاضیان محکمہ قضاء ریاست سوات رہے ہیں۔ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ جلد اول میں 533 صفحات جبکہ جلد دوم میں 642 صفحات ہیں۔ مرکزی عنوانات 16 ہیں جبکہ ذیلی عنوانات یا ابواب کی تعداد 329 ہے۔ اسے آسان پشتو زبان میں تحریر کیا گیا ہے۔ اس کا اردو زبان میں ترجمہ آصف خان نے کیا جو 1951ء میں شائع ہوا ہے مگر فی الحال ناپید ہے۔ اس کے غیر مطبوعہ نسخے شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ کالج، پشاور، دارالافتاء جامعہ فاروقیہ، کراچی اور فیکلٹی آف عربی وعلوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد میں موجود ہیں۔ اس کے نسخے کی تحقیق و تخریج مفتی محمد وہاب منگلوری اور مفتی عزیز الرحمان نے کی تھی جو شائع بھی ہوا لیکن وہ بھی فی الحال ناپید ہے لیکن اس کا غیر مطبوعہ نسخہ فیکلٹی آف عربک اینڈ اسلامک سٹڈیز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد میں موجود ہے۔

فتاوی ودودیہ کے قلمی نسخے کی کتابت والی سوات کے زمانے میں سب سے پہلے زیب النسا نام ایک خاتون نے کی جو آج بھی کراچی میں بقید حیات ہیں۔ اس کے بعد اس کی کتابت فضل الرحمٰن فیضان ادیب ریاست سوات نے کی۔ اور یہ دونوں نسخے فیروز سنز پشاور سے شائع ہوتے رہے۔ اس کے بعد والی سوات کے زمانے میں قلمی نسخے کی کتابت پشاور کے ایک مشہور کاتب انوار الحق بن سید رحمان نے کی۔

اس کی اشاعت اسلامی کتب خانہ قصہ خوانی بازار، پشاور نے کی۔ اس کے علاوہ متعدد کتب خانوں مثلا: اسلام بکسیلرز مینگورہ، وحیدی کتب خانہ پشاور، مکتبہ سیفیہ منگورہ، مکتبہ سعدیہ کالج بکسیلرز منگورہ، مکتبہ حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ وغیرہ نے اندرون ملک اس کی اشاعت کا سلسلہ تاحال جاری رکھا ہوا ہے۔ بیرون ملک افغانستان میں ۲۰۱۶ء تک اس کے ۵۰ سے زائد ایڈیشن شائع ہو چکے تھے اور اس کتاب کے بعض حصے ان کے ہاں شامل نصاب بھی ہیں۔ [12]

دور حاضر میں اس فتاوی پر مفتی محمد وہاب صاحب نے چند متداول کتب سے اس پر تخریج کا کام کیا ہے۔ جامعہ فاروقیہ کراچی اور اسلامیہ کالج پشاور شعبہ اسلامیات نے بھی اس پر اردو ترجمے کے حوالے سے کام کا آغاز کیا ہے جو تاحال غیر مطبوع ہے۔ سب سے بڑا اور اہم کام جو اس پر اصل مصادر سے تحقیق اور اردو زبان میں بامحاورہ ترجمے کا ہے وہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ اسلامیات کے ڈاکٹر علی اصغر چشتی ڈین فیکلٹی اور پرفیسر ہدایت خان صاحب شعبہ شریعہ اینڈ لا کی زیر نگرانی ایم فل کے نو (9) سکالرز کر رہے ہیں۔ جن پر کام مکمل ہو چکا ہے۔

مدت تالیف

فتاویٰ ودودیہ کی تدوین انتہائی کم مدت میں مولانا محمد ابراہیم نے شاہی فرمان کے ذریعہ ۱۹۴۸ سے ۱۹۵۰ء میں کی۔ [1] یہ وہ زمانہ ہے جب سوات کے والی نے امور سلطنت اپنے فرزند ارجمند میاں گل جہان زیب کے حوالہ کیے اور خود دین کی خدمت کیلئے کمربستہ ہوئے۔ اس کام کی تکمیل کے لئے مولانا ابراہیم اور ان کی معاون اور نگران کمیٹی (جو کہ دار العلوم اسلامیہ کے شیوخ اور محکمہ قضاء کے قاضی حضرات مثلًا مولانا خابہادر مارتونگ بابا، مولانا عبدالمجید بازارگی مولانا، مولانا عبدالحلیم اوڈیگرام بابا، مولانا نظیر احمد چکیسری، مولانا عنایت اللہ چکیسری، قاضی عبدالخالق، قاضی شیر زادہ، قاضی محب اللہ، قاضی محمد عالم گلا اور قاضی عزیز الرحمٰن صاحب پر مشتمل تھی) نے ذمہ داری اٹھائی اور انتہائی عرق ریزی سے یہ کتاب تصنیف کی۔

مضامین و مشمولات

فتاوی ودودیہ کا انداز سہل اور مرتب ہے۔ عنوانات کی ترتیب کی بدولت کسی بھی موضوع سے متعلق کوئی مسئلہ تلاش کرنے میں دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ ذرا سی کوشش سے مطلوبہ مسئلہ سامنے آجاتا ہے۔ اس میں عنوانات کے لئے ''کتاب'' کا لفظ بیان کیا گیا ہے۔ پہلی جلد درج ذیل کتب پر مشتمل ہے:

کتاب الطہارت، کتاب الصلاۃ، کتاب الزکوۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج، کتاب النکاح، کتاب الرضاع، کتاب الطلاق، کتاب الایمان، کتاب الحدود کتاب الصید والذبائح اور کتاب الحظر والاباحہ۔ اس جلد میں ان کتب کے متعلقہ مسائل بالتفصیل بیان کئے گئے ہیں۔ اکثر عنوانات

---

[1] فتاوی ودودیہ کی مدت تالیف 1948ء تا 1950ء شعبان المعظم ۱۳۷۰ھ (جلد دوم 1948 سے اکتوبر 1949ء میں مکمل اور جلد اول اس کے بعد شروع کی گئی 1950ء تک) بیان کی جاتی ہے۔

میں ہر کتاب کے تحت زیر بحث مسئلہ کا نام بیان کیا گیا ہے جس میں متعلقہ مسئلہ کے تحت آنے والے ضمنی مسائل کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر کتاب الطہارت میں 26 قسم کے عنوانات قائم کئے گئے ہیں:

1: وضو اور غسل کے فرائض 2: وضو کے فرائض 3: وضو کے سنن 4: وضو کے مستحبات اور مکروہات 5: فائدہ (جس میں وضو کے دوران تمام ادعیہ ماثورہ بیان کی گئی ہے) 6: وضو کرنے کا مسنون طریقہ اور دوسرے مسائل 7: نواقض وضو 8: غسل کی اقسام 9: بیان جنابت 10: غسل کرنے کا طریقہ اور دوسرے مسائل 11: چھوٹی اور بڑی طہارت سے نکلنے کا بیان۔ 12: متفرق مسائل۔ 13: جس پانی سے وضو جائز اور جس پانی سے ناجائز ہے 14: کنویں کے پانی کا بیان 15: جھوٹے پانی کا بیان 16: تیمّم کے مسائل 17: موزوں پر مسح کے مسائل 18: زخم پر یا پٹی پر مسح کا بیان 19: معذور کے احکام 20: حیض اور استحاضہ کا بیان 21: حیض کے احکام 22: استحاضہ کی احکام 23: حقیقی نجاست دور کرنے کا بیان 24: دباغت کا بیان 25: وضو توڑنے کا بیان 26: استنجا کا بیان.

کتاب الصلوٰۃ میں مندرجہ ذیل 61 عنوانات قائم کئے گئے ہیں:

1: نماز کی فرضیت 2: نماز کا حکم 3: نماز کی فضیلت واہمیت 4: نماز کی شرائط 5 حد بلوغ 6: اوقات نماز 7: اور اقامت 8: بدن اور لباس کی طہارت 9: جائے نماز کی طہارت 10: 11 ستر عورت: نماز کی نیت 12: قبلہ روخ ہونا 13: نماز کا مستحب طریقہ 14: نماز کے فرائض 15: نماز کے واجبات 16: نماز کے سنن 17: نماز کے آداب 18: نماز کے مستحبات 19: قراءت کا بیان 20: قراءت کی غلطی 21: اماعت کا بیان 22: امامت کا بیان 23: اقتداء کے صحیح ہونے کی شرائط 24: جماعت میں شمولیت اور عدم شمولیت کا بیان 25: مقتدی سے متعلق احکام 26: بناء کے صحیح ہونے کی شرائط 27: نماز توڑنے والی چیزوں کا بیان 28: سترے کا بیان 29: مکروہات نماز 30: جماعت کے احکام 31: نماز وتر 32: سنن ونوافل 33: تحیۃ الوضوء 34: تحیۃ المسجد 35: صلوٰۃ اشراق 36: صلوٰۃ الضحیٰ 37: صلوٰۃ اوابین 38: صلوٰۃ تہجد 39: صلوٰۃ تسبیح 40: نوافل سفر 41: نماز قتل 42: صلوٰۃ استغفار 43: استخارہ کا بیان 44: صلوٰۃ الحاجت 45: صلوٰۃ کسوف وخسوف 46: صلوٰۃ استسقاء 47: صلوٰۃ تراویح 48: شبینہ کا بیان 49: قضاء شدہ نماز کی ادائیگی کا بیان 50: سجدہ سہوہ کا بیان 51: سجدہ تلاوت سے متعلق بیان 52: صلوٰۃ المریض 53: حالت سفر میں قصر نماز کا بیان 54: صلوٰۃ الخوف کا بیان 55: نماز جمعہ کا بیان 56: نماز جمعہ کس پر فرض ہے 57: نماز جمعہ کے صحت کے شرائط 58: نماز جمعہ کے خطبہ کے مسائل 59: نماز جمعہ کے مسائل 60: نماز عید کے مسائل 61: تکبیرات تشریق کا بیان۔

اس کے بعد الجنائز کا عنوان قائم کرکے اس کے نیچے 8 ذیلی عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔

1: نزع روح کا بیان 2: مردہ کے غسل کا طریقہ 3: کفن کے مسائل 4: جنازہ لے جانے کے مسائل 5: نماز جنازہ کے مسائل 6: مردہ دفن کرنے کے مسائل 7: مردہ کے متفرق مسائل 8: شہید کے احکامات۔

اس کے بعد "بیت اللہ میں نماز قائم کرنے کے کا بیان" عنوان قائم کیا ہے اور کتاب الصلاۃ کا آخری عنوان "اذان اور نماز کا لفظی ترجمہ" منتخب کیا گیا ہے۔

اس کے بعد کتاب الزکوۃ ہے جِس میں 19 عناوین شامل کئے گئے ہیں۔

1: زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟2: زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان 3: مصارف زکوٰۃ4: سائمہ جانوروں کے بیان میں 5: اونٹوں کا نصابِ زکوٰۃ 6: گائے اور بھینس کی زکوٰۃ7: بھیڑ بکریوں کی زکوٰۃ8: عشر کے بیان میں 9: صدقہ فطر کے بیان میں اس کے بعد کتاب الصوم روزہ کے متعلق بیان کی گئی ہے اور اس میں 21 ذیلی عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔ 1: روزہ کی فضیلت 2: لیلۃ القدر کی فضیلت 3: یوم الشک کے روزہ کے بیان میں 4: چاند دیکھنے کے بیان میں 5: روزہ کی نیت کے بیان میں 6: جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا ان کے بیان میں 7: جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا لازم ہو جاتی ہے ان کے بیان میں 8: جن چیزوں سے روزہ ٹوٹتا ہے اور قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں ان کے بیان میں 9: جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوتا ہے ان کے بیان میں 10: سحری اور افطار کے بیان میں 11: روزہ نہ رکھنے کے بیان میں 12: روزہ توڑنے کے عوارض 13: کفارہ کے بیان میں 14: فدیئے کے بیان میں 15: نذر روزہ کے بیان میں 16: نفلی روزہ کے بیان میں 17: اعتکاف کی فضیلت 18: اعتکاف کی اقسام 19: اعتکاف کے احکام۔

کتاب الحج کے تحت 20 ذیلی عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔

1: شرائط حج 2: احرام کے اقسام 3: حج افراد کے مسنون طریقہ 4: میقات کے بیان میں 5: احرام کے بیان میں 6: احرام باندھنے کے شرائط وواجبات وغیرہ 7: احرام کے ممنوعات 8: تلبیہ 9: طواف کی اقسام 10: طواف کی شرائط اور واجبات وغیرہ 11: سعی کی شرائط وواجبات وغیرہ 12: وقوف عرفہ کی شرائط وغیرہ 13: عورتوں کے احکام 14: حج کے فرائض وغیرہ 15: عمرہ کے بیان میں 16: حج قران کے بیان میں 17: حج تمتع کے بیان میں 18: جنایت کے بیان میں 19: احصار کے بیان میں 20: مدنیہ منورہ میں حاضری کے بیان میں۔

اس کے بعد کتاب النکاح میں 9 ذیلی عناوین قائم کئے گئے ہیں۔

1: نکاح کے متعلق فضائل 2: نکاح منعقد کرنے کے بیان 3: محرمات نکاح کے بیان میں 4: ولی کے بیان میں 5: کفائت کے بیان میں 6: مہر کے بیان میں 7: بیبیوں کے بیان میں 8: کافروں کے ساتھ نکاح کرنے کے بیان میں اس کے بعد کتاب الرضاع قائم کی ہے۔

کتاب الطلاق میں ذیلی 18 ذیلی عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔

1: طلاق کے بیان میں 2: کسی شرط کے ساتھ طلاق کو معلق کرنے کے بیان میں 3: طلاق مریض 4: رجعت کے بیان میں 5: ایلا کے بیان میں 6: خلع کے بیان میں 7: ظہار کے بیان میں 8: کفارہ ظہار کے بیان میں 9: لعان کے بیان میں 10: نامرد شوہر کے حکم 11: طلاق کی عدت 12: عدت وفات 13: سوگ کے بیان میں 14: ثبوت نسب کے بیان میں 15: بچے کے پرورش کا حق 16: نفقے کے بیان میں 17: رہائش کا گھر 18: شوہر کے حقوق۔

اس کے بعد کتاب الایمان کا عنوان قائم کرتے ہوئے اس کے تحت 8 ذیلی عنوانات قائم کئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1: قسم کے بیان میں 2: قسم کے الفاظ 3: قسم کا کفارہ 4: گھر میں داخل نہ ہونے کا قسم 5: کھانا پینا نہ کرنے کا قسم 6: باتیں نہ کرنے کا قسم 7: قسم کے متفرق مسائل 8: نذر کے بیان میں۔

اس کے بعد کتاب الحدود قائم کی ہے جس میں 5 ذیلی عناوین قائم کئے ہیں۔

1: حد کے مسائل 2: مرتد کا حکم 3: لقطہ کا حکم 4: مفقود کے بیان میں 5: وقف کے بیان میں۔
کتاب الصید والذبائح میں مندرجہ ذیل 5 ذیلی عنوانات کو ملحوظ رکھا گیا ہے:
1: شکار کے بیان میں 2: حرام اور حلال حیوان کے بیان میں 3: ذبح کے بیان میں 4: قربانی کرنے کی فضیلت 5: قربانی کے مسائل۔
اس کے بعد جلد اول کے آخری عنوان "کتاب الحظر والاباحہ" کے ضمن میں 9 ذیلی عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔
1: کھانے پینے کے بیان میں۔ 2: نشہ اور اشیاء کے بیان میں 3: سونا، چاندی اور ریشم کے استعمال کے بیان میں 4: بدن کی صفائی کے بیان میں 5: ستر کے بیان میں 6: غیبت کے بیان میں 7: سلام کے بیان میں 8: صلہ رحمی کے بیان میں 9: متفرق مسائل۔
جلد دوم میں انہوں نے قضا کے متعلق احکامات و مسائل بیان کئے ہیں۔ یہ ریاست کے لئے آئین و دستور کی مانند تھے، ان پر مقدمات کے فیصلے ہوا کرتے تھے۔ مصنف نے جلد دوم کو 4 حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے حصے میں "کتاب ملجاء القضاۃ" کے تحت 31 ذیلی عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔

1: نکاح کے مسائل 2: طلاق کے مسائل 3: نفقہ کے مسائل 4: رضاعت کے مسائل 5: غلام ازاد کرنے کے مسائل 6: وقف کے مسائل 7: بیع کے مسائل 8: سلم کے مسائل 9: شفعہ کے مسائل 10: اجارہ کے مسائل 11: زنا کے متعلق 12: ہبہ کے مسائل 13: عاریت کے مسائل 14: امانت کے مسائل 15: غصب کے مسائل 16: جنایتوں کے مسائل 17: اقرار کرنے کے متعلق 18؛ صلح کے متعلق 19: گانڑہ کے مسائل 20: مزارعت کے مسائل 21: مسئلہ مضاربت (نیم سودی) 22: شرکت کے مسائل 23: تقسیم کے مسائل 24: دعوہ اور گھریلو پیدائش کے متعلق مسائل 25: نسب کے مسائل 26: شاھدی کے مسائل 27: ماذون کے مسائل 28: جو تصرف سے منع کیا ہوا ان کے مسائل 29: چوری کے متعلق مسائل 30: وکالت کے مسائل 31: خاتمہ عالم دین کے شان میں۔
دوسرے حصہ کا عنوان "طریقہ واضحہ" کے نام سے قائم کیا ہے، جس میں 51 ذیلی عنوانات کے تحت مسائل بیان کئے گئے ہیں:
1: مقدمہ 2: مجمل شاہدی کا کیا حکم ہے اور کاغذ سے دعوی یا گواہی پیش کرنا کیسا ہے؟ 3: نکاح کے مسائل 4: طلاق کے مسائل 5: نفقہ کے مسائل 6: رضاعت کے مسائل 7: غلام آزاد کرنے کے مسائل 8: نسب کے مسائل 9: حد کے مسائل 10: شرکت کے مسائل 11: وقف کے مسائل 12: بیع کے مسائل 13: سلم کے مسائل 14: ضمانت یعنی کسی کا ذمہ داری لینے کا مسائل 15: گواہان کے مسائل 16: وکالت کے مسائل 17: دعویٰ کے مسائل 18: ملک مطلق میں دعوی کے مسائل 19: گھریلو پیدائش کے مسائل غلام یا جانور کے 20: محشہ 21: دومدعی ایک چیز پر دعوی کریں ایک سبب کے وجہ سے یا علیحدہ اسباب پر 22: دومدعی کسی چیز پر ملکیت کا دعوی کرتے ہیں ایک کے پاس سبب ہے اور دوسرے کے پاس سبب نہیں ہے 23: خیار شرط کے مسائل 24: صلح کے مسائل 25: مضاربت کے مسائل 26: امانت کے مسائل 27: عاریت کے مسائل 28: ھبہ کے مسائل 29: اجارہ کے مسائل 30: حجر کے مسائل 31: چوری کے متعلق مسائل 32: جس کو تصرف کی اجازت دی گئی ہو، اس کے مسائل 33: غصب کے مسائل 34: شفعہ کے مسائل 35: تقسیم کے مسائل 36: مزارعت کے مسائل 37: گانڑہ کے مسائل 38: جنایات کے مسائل 39: وصیتوں کے مسائل 40: غلام آزاد کرنے کے دعویٰ کے مسائل **41**: ملک مطلق کے دعویٰ کے مسائل 42: دعویٰ کے مسائل 43: گھریلو پیدائش کے دعویٰ اور ایک ایسے سبب جو

ایک دفعہ ہو کے مسائل 44: دومدعی ایک چیز پر دعویٰ کرتے ہوں علیحدہ علیحدہ اسباب پر، کے مسائل 45: غصب کے مسائل 46: اجارہ کے مسائل 47: جس کی گواہی قبول نہ کی جاتی ہو اس کے بیان 48: خاتمہ بیان 49: مدعی اور مدعیٰ علیہ کا پہچان 50: فائدہ 51: ان باتوں کے بیان میں جو مفتی کیلئے ضروری ہیں۔

تیسرے حصے کا عنوان" مضمون بينة من له الرجحان" منتخب کیا گیا ہے، اس کے ضمن میں 29 ذیلی عناوین قائم کیے ہیں:
1: نکاح کے مسائل 2: مہر کے مسائل 3: طلاق کے مسائل 4: نفقہ کے مسائل 5: رضاعت کے مسائل 6: غلام آزاد کرنے کے مسائل 7: وقف کے مسائل 8: بیع کے مسائل 9: سلم کے مسائل 10: شفعہ کے مسائل 11: اجارہ کے مسائل 12: ہبہ کے مسائل 13: عاریت کے مسائل 14: امانت کے مسائل 15: غصب کے مسائل 16: جنایت کے مسائل 17: اقرار کے مسائل 18: صلح کے مسائل 19: رہن کے مسائل 20: مزارعت کے مسائل 21: مضاربت کے مسائل 22: شرکت کے مسائل 23: قسمت کے مسائل 24: دعویٰ کے مسائل 25: شہادت کے مسائل 26: چوری کے متعلق مسائل 27: جو خرید وفروخت سے منع کیا گیا ہو اس کے مسائل 28: مسئلہ اس کے متعلق جس کو تجارت کی اجازت دی گئی ہو 29: قلم کی رفتار۔

چوتھے اور آخری حصے میں ایک عنوان پشتو رسالے کا قائم کیا ہے اس رسالہ کا موضوع مدعی اور مدعا علیہ کے علاوہ کس کی حاضری ضروری ہے اور کس کیلئے قسم نہیں ہے، سے متعلق ہے۔ اس میں 5 ذیلی عنوانات قائم کئے گئے ہیں:
1: نکاح کے متعلق 2: جنایت کرنے اور سزا کے متعلق 3: اجارہ، غصب اور وکیل بنانے کے متعلق 5: قسم کس کیلئے ضروری ہے اور کس پر قسم نہیں ہے۔

منہج واسلوب اور خصوصیات

مؤلفؒ نے کتاب کو تصنیف کرتے وقت درج ذیل ضروری اور اہم اصول سامنے رکھے ہیں:

1 رائج الوقت پشتو زبانوں میں سب سے آسان زبان کا انتخاب کیا جو تحصیل بابوزئی کے عوام کی تھی تاکہ ہر خواندہ اور پشتو زبان کو جاننے والا اس سے باآسانی فائدہ اُٹھا سکے۔[13]

2 مقدمہ کو مفرد حروف تہجی ومرکب حروف تہجی سے صفحہ نمبر دیئے گئے ہے۔ (رومن نمبر کی جگہ) مثلاً (اب ج د ھ و ر ح ط ی یا یب یج ید یھ یو یز یح یط)[14]

3 کتاب کی ابتداء میں خود چند ضروری اصطلاحات بیان کی ہیں جن کا کتاب میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ مثلاً حکم کا معنی۔ احکام کی آٹھ قسمیں ہیں: فرض، واجب، سنت وغیرہ۔[15]

4 فقہ حنفی کے ضروری اور روزمرہ استعمال کے مسائل کو مختلف کتب سے لے کر ایک کتاب اور باب کے اندر مرتب انداز میں جمع کر دیا ہے۔[16]

5 کسی مسئلہ میں صاحبین یا طرفین یا شیخین کے درمیان اختلاف ہو تو پہلے اس کو ذکر کیا ہے، اس کے بعد مفتی بہ قول کو ذکر کیا ہے۔ جیسے 1: احتلام کے مسئلہ میں ائمہ احناف کے درمیان اختلاف کو ذکر کرکے آخر میں مصنف لکھتے ہیں: جن

صورتوں میں اختلاف ہے اس میں فتویٰ احتیاطاً طرفین کے قول پر ہے[17] 2: اگر کنویں میں گندگی گر جائے تو ائمہ احناف کے مختلف اقوال بیان کرنے کے بعد مصنف بیان کرتے ہیں کہ فتوی امام محمد کے قول پر ہے[18] 3: مسئلہ فاقد الطھورین میں نماز کی قضا میں ائمہ احناف کا اختلاف ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہے کہ فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے[19] 4: تیمّم کی بحث میں، جو چیز جنس زمین میں سے ہو اختلاف ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ فتویٰ امام ابو حنیفہؒ کے قول پر ہے[20] وغیرہ

6 امام اعظم ابو حنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمد بن حسن شیبانیؒ کے حالات زندگی بھی بیان کئے ہیں۔ [21]

7 اعمال کی طرف راغب کرنے کے لیے اکثر فضائل اور وعیدات پر مشتمل احادیث بیان کرتے ہیں جیسے کتاب الطہارت کی ابتدا نیز کتاب الصلاۃ کا آغاز میں بیان کی گئ ہیں۔ [22]

8 کسی مسئلہ میں حوالہ اکثر بنیادی مآخذ سے دیتے ہیں جیسا کہ وضو کے فرائض اور سنن وغیرہ میں۔ [23]

9 مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے حوالہ ضرور دیتے ہیں۔ مثلا کتاب اول سے لیکر آخر کتاب تک تمام مسائل ملاحظہ کریں۔

10 اگر کسی ایک مسئلہ کو مختلف کتب سے بیان کرتے ہیں تو سب کا حوالہ دیتے ہیں مثلاً مریض کے نیچے جو بستر یا کپڑا بچھایا جائے اور وہ ناپاک ہو گیا ہو الخ، اس مسئلے میں مختلف کتب کا حوالہ بیان کیا گیا ہے۔ [24]

11 کبھی مسئلہ میں وجہ ترجیح بھی بیان کرتے ہیں۔ مثلا احتلام کے مسائل میں، کنویں کے پانی کے مسائل میں ترجیح بیان کرتے ہیں کہ کتنے دن اور رات کی نماز قضا کرنا ترجیحاً درست ہے اسی طرح مسئلہ فاقد الطھورین میں وجہ ترجیح بیان کی ہے۔ [25]

12 ہر باب میں آیت قرانی اور احادیث کے بعد ترتیب سے فرض، واجب، سنت، مستحب، حرام، مکروہ، مباح، اور مفسد کو بیان کرتے ہیں۔ جیسے وضو اور غسل کی فضیلت کے بیان میں بیان کیا ہے۔ [26]

13 کسی عمل مثلا وضو کے فرائض، سنن، مستحبات اور مکروہات وغیرہ ذکر کرنے کے بعد پھر عنوان قائم کرتا ہے وضو کرنے کا مسنون طریقہ [27] غسل کرنے کا طریقہ [28] تیمّم کرنے کا طریقہ [29] وغیرہ

14 مسئلہ کے اندر یا ساتھ ہی ضروری جزئیات کو بھی بیان کرتے ہیں۔ مثلا جھوٹے کے بیان وغیرہ میں [30]

15 عرف کے مطابق ضروری محاورات، اشعار اور لطائف کو بھی بیان کرتے ہیں جس طرح گدھے کی آواز پر نماز اور وضو کا ٹوٹنا، قیامت کے دن پہلا سوال نماز کا ہو گا فارسی شعر، نماز ادانہ کرنے والے کے متعلق لطیفہ وغیرہ [31]

16 ضروری وضاحت اکثر نیچے حاشیہ میں اور بعض دفعہ متن ہی میں ''فائدہ'' کی سرخی کے تحت ذکر کر دیتے ہیں۔ 1: فائدہ، ما قبل بحث میں مزید جزئیات یا ادعیہ وغیرہ ہوں وہ بیان کرتے ہیں [32] 2: فائدہ، انگلیوں کے عربی اور پشتو کے نام [33] 3: فائدہ، وضو کی تین قسمیں ہیں [34] 4؛ فائدہ وضو نو چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے [35] 5 فائدہ شرعی میل کا مقدار الخ [36]

17 کبھی کسی مسئلہ کی وضاحت خود کرتے ہیں اور آخر میں مصنف کے لفظ سے یا خود اس کی نسبت اپنی جانب کرتے ہوئے وضاحت کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر درج ذیل مسائل کے ضمن میں انہوں نے یہی اسلوب اختیار کیا ہے:

1: وضو کی سنتوں کی بحث میں[37] 2: وضو کیلئے برتن کی تخصیص اچھی نہیں[38] 3: نواقض وضو میں کہ ان نو میں سے ایک کے موجود ہونے پر[39] 4: تیمّم میں زبان سے نیت پر تلفظ کرتے وقت اگر جنابت سے تیمّم کرتا ہو تو لرفع الجنابة ولاستباحة الصلوٰة پڑھنا[40] 5: نجاست لگ جانے کے وجہ سے کپڑا کو تین دفعہ دھونا[41] وغیرہ

18 اگر کسی مقام پر ایک مسئلہ ذکر ضمناً آجائے اور اس پر تفصیل دوسری جگہ ہو تو اس مقام کی نشان دہی کرتے ہیں کہ اس کی تفصیل فلاں باب میں آئے گی۔ مثال کے طور پر 1: اگر پانی آنکھوں سے مسلسل بہے تو پھر وہ شخص معذور ہے اور معذور کیلئے جو حکم ہے وہ اس کتاب میں معذور کی بحث میں بیان ہوگا[42] 2: مذی اور ودی کے اخراج سے یا منی بغیر شہوت سے خارج ہو جائے بیماری کے وجہ سے تو صرف وضو ٹوٹتا ہے اور اگر منی شہوت سے خارج ہو جائے تو غسل واجب ہوتا ہے، ان تینوں کے فرق کے متعلق تفصیل باب جنابت میں آئے گی۔[43] 3: معذور کیلئے موزوں پر مسح جائز ہے کہ نہیں اس کی تفصیل آئندہ باب میں آئے گی۔[44] 4: اس طرح نماز، روزے اور جماع کے متعلق بسلسلہ حیض جو احکام بیان ہو چکے ہیں وہی احکام نفاس کے بھی ہیں[45]

19 کسی مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہو یا اس کی مختلف صورتیں ہوں تو اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں مگر تفصیل میں نہیں جاتے بلکہ وہاں خاص نشان (ــــہ) لگا کر حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ مثلاً ائمہ احناف کا جو اختلاف ہے فلاں کتاب میں تفصیلاً ذکر ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ مثالیں یہ ہیں:

1: ایک وضو سے ایک سے زائد نمازیں پڑھنے کا حکم تو اس کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ شامی میں اس پر تفصیل اور اختلاف بیان ہوا ہے[46] 2: اگر تعویز یا روپیہ یا کسی اور چیز پر آیت قرآن لکھی ہو تو جنبی کے لئے اس کے استعمال کے حکم میں اختلاف ہے۔[47] 3: مستعمل پانی کے بارے میں مختلف روایات ہیں[48] 4: تیمّم کے بحث میں شرعی میل کی تحدید میں اختلاف ہے وہ شامی اور عرف شذی میں ملاحظہ فرمائیں۔[49]

20 نمبر لگا کر ذیلی حاشیہ میں وضاحت کرتے ہیں یعنی اگر کسی مسئلہ میں کوئی ابہام رہ گیا ہو یا اس کی مزید تشریح و توضیح کرنا مقصود ہو تو باقاعدہ نمبر لگا کر ذیلی حاشیہ میں وضاحت کرتے ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل امثلہ میں وضاحت کی گئی ہے: 1: وضو میں پندرہ مستحبات ہیں لیکن مصنفؒ کے نزدیک دیگر کتب میں مزید مستحبات بھی ذکر کئے گئے ہیں، ان سب کو ان کتب سے حاشیہ میں ذکر کیا ہے[50] 2: چھوٹی ناپاکی (حدث اصغر) سے مراد وضو کا ٹوٹ جانا یعنی حالت طہارت کا مفقود ہو جانا اور بڑی ناپاکی (حدث اکبر) سے مراد حکمی نجاست ہے جو حیض، نفاس یا جنابت کے وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔[51] 3: اگر کسی پانی میں نجاست گر گئی تو اس سے انتفاع لینا جائز نہیں اور اس پر لپائی کرنا اور جانوروں کو پلانا جائز ہے[52] 11: اگر مردہ پانی میں گرایا گیا تو اس کا حکم الگ ہے اور اگر صاف ستھرا شہید اور غسل دیا گیا مسلمان پانی میں گرایا گیا تو اس کا حکم علیحدہ ہے[53] 5: توامین (جڑواں) کی تشریح وقت کے اعتبار سے کی ہے۔[54] 6: مقدار درہم زکواۃ کیلئے علیحدہ بیان کی ہے اور نجاست کیلئے قطر کے لحاظ سے علیحدہ بیان کی ہے۔[55]

21 اگر کسی مسئلہ میں مختلف صورتیں بنتی ہوں اور ان کے احکام بھی مختلف ہو تو ان سب کو ایک جدول (table) کی صورت میں بیان کرتے ہیں جیسا کہ احتلام کی مختلف صورتیں بمع اقوال علماء احناف کے ذکر کی ہیں۔[56]

22 مقدمہ میں ریاست سوات کے والی کے کارنامے بھی بیان کیے ہیں۔[57]

23 موقع اور محل کے اعتبار مسنون دعاؤں کو بھی ذکر کرتے ہیں جیسا کہ وضو کرتے وقت کی دعائیں، نماز کے بعد، حج کے ایام اور روزہ کے افطار کے وقت کی دعائیں۔[58]

24 فرائض، واجبات اور سنن کے مثل تفصیل طلب امور کو اوّلًا اجمال کے ساتھ بیان کرکے بعد میں ان کی تفصیل بیان کرتے ہیں کہ اس میں اتنے فرائض ہیں، اتنی سنتیں ہیں، اتنے واجبات ہیں وغیرہ وغیرہ۔[59]

25 مرد اور عورتوں کے مسائل کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ خنثٰی کے مسائل کو بھی تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ تیمّم میں، غسل میت میں، نماز کی صفوف میں مرد و عورت کے مسائل کے ساتھ خنثٰی کے مسائل بھی ذکر کئے ہیں۔

26 اصح اور مفتی بہ اقوال کو ذکر کرنے کی کوشش کی ہے۔ جیسے نماز استسقاء میں امامت، سردی میں نماز عصر کا وقت، وغیرہ[60]

27 کبھی کسی مسئلے میں ائمہ احناف کا اختلاف ہو اور کوئی راجح قول نہ ہو تو مسئلہ کو ویسے ہی بیان کرتے ہیں جیسے 1: جنبی کا تب کا قرآن مجید کا صرف لکھنا اور الفاظ پر تلفظ نہ کرنا امام محمد کے نزدیک ناجائز اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے۔[61] 2: جمعہ و عیدین کے دن غسل بعض کے نزدیک نماز کیلئے سنت ہے اور بعض کے نزدیک جمعہ اور عیدین کے ایام کیلئے سنت ہے۔[62] 3: اگر مٹی کے برتن میں نجاست پڑ گیا تو اگر استعمال شدہ ہو تو تین دفعہ دھونے سے پاک ہوتا ہے اور اگر غیر استعال شدہ ہو تو تین دفعہ دھوئے مگر ہر دفعہ الٹا رکھے تاکے پانی خشک ہو جائے مگر بعض علماء کے نزدیک یہ حکم تب لاگو ہوگا جب نجاست لگنے کے وقت وہ برتن تر ہو اور اگر خشک ہو تو اس کا حکم نئے برتن کا ہے۔[63]

28 حوالہ جات میں قرآن کریم، احادیث اور متون فقہ کے علاوہ تفاسیر، شروحات حدیث اور فقہ کے شروحات کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ مثلًا نووی شرح مسلم، اللمعات شرح مشکواۃ، فیض الباری، تفسیر ابی سعود، بذل المجھود ارشاد الساری وغیرہ[64]

29 جن مسائل کو ایک ہی جگہ پر ایک ہی کتاب سے لیا ہے ان کا حوالہ ایک ہی مقام پر بحث کے شروع یا آخر میں بیان کیا ہے۔ مثلًا "مسائل هذاالباب كلها ماخوذة من شرح تنوير الابصار"[65] زخمی اعضاء کے مسح میں علماء کے اقوال[66] دباغت کا بیان۔[67]

30 مسئلہ کی توثیق کیلئے ایک مسئلہ کو مختلف کتابوں کے حوالے سے ذکر کرتے ہیں جیسے شامی و بحر الرائق، منیہ و در مختار، در مختار و ہدایہ، ہندیہ و منیہ و غنیہ۔ وغیرہ[68]

31 بحث کے ختم ہونے پر متفرق مسائل کے عنوانات قائم کرتے ہیں تاکہ تمام جزئیات ذکر کر دیئے جائیں اور کوئی ابہام باقی نہ رہ جائے۔[69]

32 مقدمہ میں کتاب کے متعلق چند ضروری ہدایات بیان کی گئی ہے جن میں مسائل کے مصادر ومراجع وغیرہ کاذکر کیا گیا ہے یعنی منہج تصنیف بیان کیا گیا ہے۔[70]

33 اس کتاب کاسب سے اہم کارنامہ شہادت (گواہی) سے متعلق تمام مسائل کو تفصیل کے ساتھ مقبول اور مردود قسموں میں تقسیم کرکے یکجا کرنا ہے۔ جو کسی بھی فقہی کتاب میں اتنی تفصیل اور اس تقسیم کے ساتھ درج نہیں ہیں۔

34 بعض نازک اور اختلافی مسائل میں اعتدال کی راہ اپناتے ہوئے بڑی خوش اسلوبی سے مسئلہ بیان کرتے ہیں۔ جس سے اپنا موقف بھی واضح ہو جاتا ہے اور کسی کی تنقیص یا دل آزاری بھی نہیں ہوتی۔ جیسے اذان کے جواب کا مسئلہ [71]

نتائج

- فتاوی ودودیہ پشتو زبان میں فقہ حنفی کے موضوع پر پہلی جامع مستند اور مدلل کتاب ہے۔
- اس کتاب کے ذریعے کسی بھی مسئلے کے بارے میں بنیادی مصادر تک رسائی انتہائی آسان ہے۔
- اس کتاب میں تمام فقہی مسائل شامل ہیں بجز کتاب الفرائض کے (میراث کے مسائل)۔
- اس کتاب کو تمام پشتون قوموں کی رعایت رکھتے ہوئے رائج الوقت زبانوں میں سے آسان ترین زبان میں تالیف کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے لکھنے کا مقصد پشتون قوم کو حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں سے بغیر کسی تفرقہ بازی کے روشناس کرانا تھا۔
- اس کتاب کے تمام مسائل کی تائید، تصویب اور توثیق نگران کمیٹی سمیت ریاست کے تمام علماء نے کی اور ان پر اعتماد کرتے ہوئے علمائے ہند نے بھی کی تھی۔

خلاصہ بحث

مسلمان سلاطین نے ہر زمانہ میں رعایا کی جسمانی پرورش کے ساتھ ساتھ عوام کے مسائل اور عرف کو مد نظر رکھتے ہوئے کوئی نہ کوئی ایسی راہنما مذہبی کتاب لکھی ہے جس کے ذریعے وہ تعلیمی میدان میں آگے بڑھتے رہے ہیں، بعض نے تو دنیاوی ایجادات یا تعلیم کیلئے کوئی کتاب لکھی ہے۔ اسی طرح ریاست سوات کے بانی میاں گل عبدالودود نے ریاست سوات کے عوام کیلئے ایک کتاب مولانا محمد ابراہیم اور ان کے معاونین سے لکھوائی جس میں معاملات اور عبادات دونوں اچھے طریقے سے کسی فرقہ واریت کے بنا بیان کئے گئے ہیں۔ کتاب میں اس وقت تک کے جدید مسائل کا ذکر کیا گیا ہے جو پشتون قوم کیلئے ایک انمول تحفہ ہے۔

References

[1] عبدالحلیم، قاضی، رسالہ پستو، پشتو اکیڈمی، پشاور یونیورسٹی، ص 17

[2] عتیق الرحمن، مولانا۔ (یکے از علماء دیوبند حضرت علامہ عبدالمجید المعروف بازارگی مولوی صاحب) فاران پرنٹنگ پریس سید ورو ڈمکان باغ منگورہ سوات (س۔ن ۲۰۰۹)، ص 88

[3]مجلہ التنسیق خصوصی نمبر رجب1440ھ گورنمنٹ دارالعلوم اسلامیہ سیدو شریف ص93

[4]ایضاص94

[5]محمد ابراہیم، مولانا، فتاوی ودودیہ، فیروز سنز، پشاور، ص1

[6]ایم فل مقالہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد ص13

[7]سلطان روم، ڈاکٹر، ریاست سوات (1915تا1969) پی ایچ ڈی مقالہ، ص25۔ شعیب سنز پبلیشرز اینڈ بک سیلرز منگورہ سوات ایڈیشن پہلا سن 2013، ص92،191

[8]ایضاالتنسیق ص95

[9]ایضاص95

[10]سلطان روم، ڈاکٹر، مقالہ ص213

[11]قاضی غفران الدین (ریاست سوات کے آخری قاضی (1949تا1998) وفاضل مدرسہ فتح پور دہلی ہندوستان انٹرویو مورخہ 03 جنوری2016

[12]مولوی محمد یعقوب جامعہ ابو حنیفہ ولایت ہرات ونگران دارالطباعت افغانستان۔انٹروی

[13]سلطان روم ڈاکٹر ص188

[14]دیکھئے مقدمہ فتاویٰ ودودیہ (اسے یط) تک

[15]فتاوی ودودیہ مقدمہ ص یافیروز سنز پشاور

[16]ایضاً ۔محولہ بالہ

[17]فتاوی ودودیہ ص25

[18]ایضاص39

[19]ایضاص51

[20]ایضاص55

[21]ایضاودودیہ ص ید، یھ، یو، یزاور یح

[22]ایضاودودیہ ص98،1

[23]ایضاودودیہ ص4،2

[24]ایضاودودیہ ص68

[25]ایضا96،80،79،71،55،51،42،39،25

[26]ایضاص2،1

[27]ایضاص10

[28]ایضاص26

[29]ایضاص53

[30]ایضاص43

[31]ایضافتاوی ودودیہ ص99

[32]ایضاص7

[33]ایضاص6

[34] ایضا ص11

[35] ایضا ص11

[36] ایضا ص45

[37] ایضا ص4

[38] ایضا ص10

[39] ایضا ص11

[40] ایضا ص53

[41] ایضا ص84

[42] ایضا ص14

[43] ایضا ص19

[44] ایضا ص64

[45] ایضا ص97

[46] ایضا ص10

[47] ایضا ص30

[48] ایضا ص34

[49] ایضا45

[50] ایضا ص7

[51] ایضا ص30

[52] ایضا ص38

[53] ایضا ص39

[54] ایضا ص79

[55] ایضا ص81

[56] ایضا ص25

[57] ایضا مقدمہ فتاوی ودودیہ ص ب

[58] ایضا ص7

[59] ایضا ص2،4،7

[60] ایضا ص104

[61] ایضا فتاوی ودودیہ ص 31

[62] ایضا ص20

[63] ایضا ص85

[64] ایضا ص110،90،50

[65] ایضا ص32

[66]ایضاص50

[67]ایضاص91

[68]ایضاص43،42وغیرہ اکثر مقامات پر حوالہ جات ایسی طرز پر ہے۔

[69]ایضاص32

[70]ایضامقدمہ فتاوی وودودیہ ص یا

[71]ایضاص110